

# طیب

## طیب کا مطلب

اردو میں طیب سے معنی ہیں پاک، خوشبودار، نیک، حلال، پاکیزہ، اچھا، اظہار، عمدہ۔

## طیب کی صفات

طیب کی صفات درج ذیل ہیں :-

- 1- جو ناپاکی سے پاک ہو۔
- 2- خوشبودار یا خوش اخلاق شخص۔
- 3- نیکی اور اچائی کی علامت۔
- 4- جو دل کو اچھا لگے۔
- 5- دین اسلام میں حلال چیزوں سے لیے گئے استعمال ہونے والے جیسے "طیب ذوق" یعنی پاک و حلال دھڑی۔

## تعارف

طیب نبی کریمؐ کا اسم گرامی ہے جو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ آپؐ کی جو ذات مبارک ہے وہ مکمل پاکیزگی والی ہے، خوشبودار والی ہے، طہارت والی، حسن اخلاق والی اور پیر عیب سے پاک ہے۔ صحابہ کرام نے آپؐ کی پاکیزگی کو کچھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے:

”آپؐ کے جسم مبارک اور پسینے سے خوشبودار آتی تھی۔“

حوالہ  
صحیح مسلم - 6053  
امام مسلم بن حجاج

## اللہ سے نام سے ملنا

نبی کریمؐ کا نام طیب اللہ تعالیٰ کے دو ناموں کے ساتھ میل رکھتا ہے۔

۱۔ القدوس (نہایت مقدس، نہایت پاک ذات)

۲۔ السلام (سلامتی والا یعنی پیر شر سے پاک)

### سورۃ الحشر آیت = 23

**ترجمہ =** ”وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ بادشاہ ہے نہایت پاک (القدوس) ہے، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، ٹھیکان، غالب، زبردست، بڑائی والا ہے۔“

**وضاحت:** آپؐ کا نام طیب اللہ تعالیٰ کے نام القدوس سے ملتا ہے لہذا کیوں کہ دونوں کا مطلب پاک ہے۔ اور سلامتی بھی طیب سے ملتا ہے دونوں کا مطلب ہے پیر عیب سے پاک۔

### سورۃ الجمعہ آیت = 1

**ترجمہ =** ”(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو بادشاہ نہایت پاک (القدوس) ہے غالب و باحکمت ہے۔“

## طیب کے بارے میں احادیث

حوالہ

### حدیث نمبر۔ 1

صحیح مسلم  
حدیث نمبر = 2346

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کیا: رسول اللہؐ نے فرمایا:

”اے لوگوں! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے پیغمبروں! پاک



چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔“ اور فرمایا ”اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔“ پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا ”جو طویل سفر کرتا ہے، بال ہراگدہ اور جسم غبار آلود ہے، (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کیاں سے قبول ہوگی!“

### وضاحت:-

اس حدیث مبارکہ میں حرام سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے کہ حرام چیز کو نہ لانا نہ چاہئے بلکہ اس سے بچنے کا حکم ہے۔ حرام چیز نہ تو غذا میں شامل ہونی چاہیے اور نہ ہی عمل میں۔

## حدیث نمبر - 2

حوالہ

صحیح مسلم - 652  
امام مسلم بن حجاج

رسول اللہؐ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کٹالی لے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے سات دفعہ دھوئے۔“

### وضاحت:-

اس حدیث مبارکہ میں پاکیزگی کا حکم دیا گیا ہے کہ چیز یعنی برتن کو پہلے اچھی طرح پاکیزہ یا صاف کیا جائے اور پھر اسے استعمال میں لایا جائے۔



آپ نے فرمایا:

حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو شخص شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو شخص ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاید محفوظ) چراگاہ سے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ سے اندر گھس جائے (اور شاید مجسم قرار پائے) اس کو پرباد شاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) اس کو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں ٹکڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

### وضاحت:-

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ حلال و حرام واضح ہیں، لیکن کچھ چیزیں شبہ والی ہوتی ہیں جن سے بچنا بہتر ہے۔ جو شبہات سے بچتا ہے وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ رکھتا ہے۔ دل اگر صحیح ہو تو سارا جسم نیک ہوتا ہے، اور دل خراب ہو تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

## طیب کے متعلق آیات

### آیت نمبر - 1

سورۃ البقرہ  
آیت - 168

ترجمہ = ”لوگوں! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں



”ایہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

## وضاحت:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ صرف حلال اور پاکیزہ چیزیں کھائیں۔ شیطان کی پیروی سے بچیں کیونکہ وہ صرف بھرائی اور گناہ کی طرف بلاتا ہے۔ یہ آیت طیب روزی کی اہمیت اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کی تلقین کرتی ہے۔

حوالہ  
سورۃ النساء  
آیت = 43

## آیت نمبر 2

ترجمہ = ”

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کر لو یا اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصہ کرو اور اپنے منہ اور اپنے پاؤں کو ملو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

## وضاحت:-

اللہ تعالیٰ مومنوں کو نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے روکتا ہے تاکہ وہ بیوش میں رہ کر نماز ادا کریں۔ اور جنابت کی حالت میں بھی نماز سے پہلے غسل کا حکم دیا گیا ہے، سوائے سفر کی حالت میں۔ اگر پانی نہ ہو تو تیمم کا طریقہ بتایا ہے۔ اس سب سے ہمیں پاکیزگی کی تعلیم ملتی ہے۔

” خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ ہو اس (بہتان باز) کو رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔“

### وضاحت :-

یہ آیت نیک مردوں اور نیک عورتوں کے باہمی جوڑ اور تعلق کو بیان کرتی ہے۔ گندے لوگ گندی باتوں اور گندے لوگوں کے لائق ہیں جبکہ پاک لوگ پاک باتوں اور پاک لوگوں کے لائق ہیں۔ اللہ پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے اور ان پر نیک نھوٹے الزامات کی نفی کرتا ہے۔

### طیب سے متعلق واقعات

### واقعہ نمبر - 1

توالہ  
صحیح مسلم  
امام مسلم بن حجاب  
661

اسحاق بن ابی طلحہ نے روایت کی کہ: ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ سے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران میں ایک بدوی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے کیا کیا کر رہے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے درمیان میں



مت روکو، ایسے چھوڑ دو۔“ صحابہ کرام نے اسے تھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں، یہ تو بس اللہ تعالیٰ کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔“ یا تو پس جو (نہی) الفاظ رسول ﷺ نے فرمائے۔ (انس رضی اللہ عنہ) کہنا: پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اس پر مہا دیا۔

## وضاحت:-

اس واقع سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مسجد میں طیب (پاکیزہ) جگہیں ہیں جہاں گندگی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام میں صفائی اور پاکیزگی کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ نرمی اور حکمت کے ساتھ طیب ماحول کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اس واقع سے اچھے اخلاق کی بھی تلقین ملتی ہے۔

## واقعہ نمبر - 2

حوالہ

مسند احمد

حدیث نمبر - 12727

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اٹھی تھوڑی دیر سے بعد تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا دیکھا تو ایک انصاری صحابی چلے آ رہے ہیں جن کی ڈاڑھی سے وضو کے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں، انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنی جوتی اٹھا رکھی ہے، دوسرے دن بھی نبی ﷺ نے یہی اعلان کیا اور وہی صحابی آئے، تیسرے دن اعلان کیا تب بھی وہی صحابی آئے، تیسرے دن جب نبی ﷺ چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن ماضی ان صحابی کے پیچھے چلے گئے اور ان سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے والد صاحب کو قسمیں دے کر اور بہت امرا کے بعد اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ میں تین دن تک گھر نہیں جاؤں گا، اگر آپ مجھے اپنے یہاں ٹھہرا سکتے ہیں تو آپ جو محل کریں گے، میں بھی وہی محل کروں گا، انہوں



نے حضرت عبداللہؓ کو اجازت دے دی۔

حضرت عبداللہؓ بتاتے ہیں کہ وہ ان تین راتوں میں ان کے ساق رہے، لیکن کسی رات انہیں قیام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ اتنا ضرور ہوتا تھا کہ جب وہ سو کر بیدار ہوتے اور بستر سے اٹھتے تو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے غارِ مجمر کے لئے اٹھ جاتے، نیز میں نے انہیں ہمیشہ خیر ہی کی بات کرتے ہوئے دیکھا، جب تین راتیں گزر گئیں اور میں اپنی ساری محنت کو تعمیر سمجھنے لگا، تو میں نے ان سے کہا کہ بندہ خدا! میرے اور میرے والد صاحب کے درمیان کوئی نادانستگی یا قطع تعلقی نہیں ہے (جس کی وجہ سے میں یہاں رہ پڑا ہوں) لیکن میں نے سنی کہ تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اٹھی تمھارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے تو مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے پاس کچھ وقت گزار کر آپ کے اعمال دیکھوں اور خود بھی اس کی اقتداء کروں، لیکن میں نے آپ کو اس دوران کوئی بہت زیادہ عمل کرتے نہیں دیکھا، پھر آپ اس مقام تک کیسے پہنچ گئے کہ نبیؐ نے آپ کے متعلق اتنی بڑی بات فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کل تو وہی ہے جو آپ نے دیکھا، پھر جب میں پلٹ کر واپس جانے لگا تو انھوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ کل تو وہی ہے جو آپ نے دیکھا، البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کوئی کہیں نہیں رکھتا اور کسی مسلمان کو ملنے والی نعمتوں اور خیر پر اس سے حسد نہیں کرتا، حضرت عبداللہؓ نے فرمایا یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس درجے تک پہنچایا اور جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔

### وضاحت :-

اس واقع سے ہمیں دل کی طہارت یعنی کسی مسلمان کے لیے دل میں کہیں نہ رکھنے کا سبق ملتا ہے جو طیب ہونے کی علامت ہے۔ دوسروں کی نعمتوں پر حسد نہ کرنا، دل کو پاک اور روح کو سکون عطا کرنا ہے۔ طیب انسان وہی ہے جو ظاہری عبادت کے ساق ساق باطنی صفات جیسے اخلاص، محبت اور خیر خواہی میں بھی پاک ہو۔

## واقعہ نمبر 3

حوالہ  
صحیح بخاری  
حدیث نمبر 4

آپؐ نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس



خار حرام میں آیا تھا وہ آسمان وزمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور گھرتے پر میں نے گھر کھیل اور ڈھنسنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت اللہ پاک کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں۔ اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے! اوڑھ کر اہو اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ۔ اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پہنچے آئے تھی۔ اس حدیث کو یحییٰ بن یحییٰ نے روایت کیا ہے۔

### وضاحت:-

اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی کے ساتھ ہی پاکیزگی کا حکم دیا ہے جو طیب کی بنیاد ہے۔ جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ روحانی پاکیزگی بھی مطلوب ہے۔ یعنی گناہوں، شرک اور گندگی سے دوری۔ نبوت کی ذمہ داری کا آغاز ہی طیب (پاک) حالت سے ہوا، جو ظاہر کرتا ہے کہ پاکیزگی دین اسلام کی اصل بنیادوں میں سے ہے۔

### معاشرے میں طیب کے متعلق مسائل

ہمارے معاشرے میں طیب کے متعلق بہت سے مسائل موجود ہیں۔ جن کو قرآن و سنت کے مطابق حل کرنا بہت ضروری ہے۔ مال کی اور اخلاق کی پاکیزگی بہت ضروری ہے اس سے اُجاگر ہونے والی بہت سے غلط فہمیاں لوگوں میں موجود ہیں۔ سوالات کی شکل میں طیب کے مسائل درج ذیل ہیں:

سوال - 1:- قرآن و حدیث میں پاک مال کا ذکر کیا گیا ہے لیکن لوگ آج بھی حرام کا مال کھا رہے ہیں حالانکہ وہ جانتے بھی ہیں کہ اس پر سخت وعید ہے؟ اس کا کیا حل ہو گا؟

سوال - 2:- آج کل لوگ بد اخلاق ہوتے جا رہے ہیں خاص طور پر نوجوان نسل میں یہ پتیز عام ہو رہی ہے۔ اس کا کیا وجہ کیا ہے؟ اور اس کا کیا حل ہو سکتا ہے؟



## معاشرے میں طیب سے متعلق مسائل کے حل

### عالم کا تعارف

نام :- عبد المعین

تعلیم :-

تجربہ :-

آپ نے مسیحیت، ہندو مت اور یہودیت کا مطالعہ متعلق مذہبی شخصیات و اداروں سے بالمشافہ کیا۔ آپ کو بین المذاہب، مکالمے اور فکری مناظرے کا چار سالہ تجربہ حاصل ہے۔ اور مختلف مذاہب کے نمائندہ اہل علم سے براہ راست مباحثات کر چکے ہیں۔

### پہلے مسئلے کا حل :-

عذاب کی ایک وجہ حرام مال بھی ہے۔ حضرت شعیبؑ کی قوم کو اس لیے عذاب آیا تھا کہ وہ تولے میں کمی بیشی کرتے تھے۔ اس کی وجہ حرص، دنیا کی محبت ہے۔ حکومت پاکستان کے اداروں کو چاہیے کہ وہ ہر شخص کا خزانہ رکھیں اور ایک مناسب طریقے سے نظام کو دینی لحاظ سے چلائیں۔ چندہ اکٹھا کرنے والے اداروں کو پابندی عائد کر دی جائے اور امانت داری کے ساتھ عام عوام میں چندے کو بانٹیں۔ جو ٹیکس ہے یہ سیاست دانوں کی جیبوں کی بجائے غریب کی جیب میں جانا چاہیے۔ اور بچوں کو حلال اور حرام میں فرق بتائیں تاکہ معاشرہ خوشگوار ہو سکے۔ اور دین کے اصولوں سے مطابق بھی۔

### دوسرے مسئلے کا حل :-

بد اخلاقی کی وجہ ہے آپ دیکھیں کہ ہمارے معاشرے میں ماسٹر لیول کے لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا اور گھروالے اس کے ناک میں دم کر دیتے ہیں کہ کیوں نہیں نوکری طعنے دیتے ہیں تو آپ یہی بتائیں کہ نیک بد اخلاق کیوں نہیں ہوتے۔ کچھ حد تک انٹرنیٹ بھی اس کی وجہ ہے کیونکہ اس میں لوگوں کو فلمیں دکھنے سے فرصت نہیں ہو وہ غلام سیکھتے ہیں وہ پھر بعد میں کل میں لگ لاتے ہیں۔ اچھے دوستوں کی بجائے برے دوستوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اس کا حل بیان کریں تو والدین کو چاہیے کہ وہ شروع سے ہی بچوں کو اخلاق سکھائیں۔ دین کی تعلیم عام ہونی چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھروں اور اسکولوں میں تربیت پر زیادہ دھیان دیں تاکہ بد اخلاقی ختم ہو جائے۔